

تعارف و تبصرہ

ڈاکٹر انوار احمد اعجاز

”چہرے کا پردہ: واجب یا غیر واجب؟“

مصنفین: پروفیسر خورشید عالم حافظ محمد زبیر

صفحات ۴۱۲۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔ شائع کردہ: دارالتذکیر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

علمی و فکری مسائل میں ارباب علم و دانش کو جب بحث و مباحثہ کا ماحول بہترین انداز میں نصیب ہو جائے تو ان کے ہاں باہمی مکالمے کا ذوق فزوں تر ہو کر تجزیہ و استدلال کی شاہراہ پر چلتے ہوئے حقائق کی تفصیلات و جزئیات تک کا سفر طے کرتا ہے۔ عصر حاضر میں بعض دینی رسائل بڑے اہتمام کے ساتھ اس علمی روایت کو نہ صرف نبھارہے ہیں بلکہ اس روایت کی ایک نئی روایت کی بھی تشکیل کر رہے ہیں۔ ان رسائل میں اشراق، الشریعہ اور حکمت قرآن کے نام بطور مثال پیش کیے جا سکتے ہیں۔

’چہرے کا پردہ واجب یا غیر واجب‘ کے موضوع پر اگست ۲۰۰۵ میں پروفیسر خورشید عالم کا مقالہ ماہنامہ اشراق میں اشاعت پذیر ہوا تھا۔ یہ مقالہ اپنے اندر موضوع کی مناسبت سے سیر حاصل مواد رکھتا تھا۔ پروفیسر خورشید عالم نے اس مقالے میں سورہ احزاب اور سورہ نور کی ترتیب نزولی، حجاب اور ستر کے مباحث اور امتیازات، لفظ ’جلباب‘ پر لغت اور تفسیر کے حوالے سے تحقیق، ’الامساظہر منہا‘ کی تفسیر، غرض بصر اور زینت ظاہری کے بارے میں عادتاً اور عبادتاً کی اصطلاح کے پس منظر میں محدثین اور فقہاء کے نقطہ ہائے نظر کو نہایت احسن انداز میں پیش کیا گیا۔ یہ مقالہ اپنے اندر علمی و فکری بصیرت کا کافی سامان لیے ہوئے تھا۔

حافظ محمد زبیر نے ماہنامہ ’حکمت قرآن‘ کی دسمبر ۲۰۰۵ کی اشاعت میں اس مقالے کے مباحث پہ اپنا تنقیدی مقالہ ’چہرے کا پردہ، واجب، مستحب یا بدعت؟‘ کے عنوان سے پیش کیا۔ اس مقالہ کا ایک جملہ یہ ہے: ”فاضل مصنف علما کے شذوذات سے استدلال کرتے ہوئے چہرے کے پردہ کے واجب یا مستحب تو کجا، بدعت قرار دینے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔“ حافظ محمد زبیر نے اپنے مقالہ میں پروفیسر خورشید عالم سے گزارش کی کہ علمائے سلف کے موقف کو غلط ملط نہ کریں۔ انہوں نے پردے کے واجب یا غیر واجب کی علمی عقدہ کشائی کو مستحب اور بدعت تک پھیلانے کا معرکہ سرانجام دیا۔

پروفیسر خورشید عالم نے اشراق، مئی ۲۰۰۶ میں حافظ محمد زبیر کے علمی کام کا بھرپور جواب دیتے ہوئے ان کی علمی بددیانتی سے لے کر ان کے مبلغ علم تک کی قلعی اس طرح کھول دی کہ بیشتر پڑھنے والے حیران رہ گئے۔ پروفیسر صاحب نے لکھا کہ

”انہوں نے اس جواب کو فقہی عنوان دے کر غلط بحث سے کام لینے کی کوشش کی ہے اور خاص کتب فکر سے تعلق کی بنا پر اپنے ذہن میں جیسے ہوئے خیالات کو تحقیق کے بغیر جوں کا توں ’حکمت قرآن‘ کے صفحات تک منتقل کر دیا ہے۔“

بہر حال اشراق اور حکمت قرآن کے صفحات پہ ان دو ابواب دائش کے مباحثات مسلسل اشاعت پذیر ہو کر بالآخر ماہنامہ اشراق، فروری ۲۰۰۷ء میں اختتام پذیر ہوئے۔ یہ ۷۷ مقالے اپنے اندر موضوع کی مناسبت سے نہ صرف علمی و تحقیقی مواد رکھتے ہیں بلکہ جواب مقالہ اور پھر جواب الجواب کی صورت میں تحقیق مزید کا روپ بھی لیے ہوئے تھے۔ جن قارئین نے ان ہر دو رسائل میں اس علمی بحث کو چلتے اور اظہار کی نئی صورتیں اختیار کرتے پڑھا ہوگا، یقیناً انہوں نے اس بحث سے بہت کچھ سیکھا ہوگا، خاص طور پر یہ کہ کس طرح اپنا نقطہ نظر دلائل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جس موقف سے اختلاف ہو، اس کی کمزوری کو کس طرح علمی انداز سے واضح کیا جاتا ہے اور استدلال سے اپنے موقف کی برتری کس طرح واضح کی جاتی ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر تحقیق اور جستجو کے شائقین کے لیے خاصا مواد رکھتی ہے، اور ابھی کسی اور محقق سے اس موضوع اور مواد پر تحقیقی اور تنقیدی مطالعے کا حق مانگتی ہے۔ کاش کوئی اہل علم اور زیرک ناقد پیش کردہ مواد کا تنقیدی اور تحقیقی جائزہ پیش کر کے تشنگان علوم کی پیاس بجھا دے۔ البتہ حافظ محمد زبیر کے علمی مرتبے اور تحقیق کے اسلوب کے حوالے سے جو تاثر اس کتاب کے مطالعے سے قائم ہوتا ہے، اس کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ انہیں تحقیق کے میدان میں ابھی خاصا سیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ وہ غلط بحث سے کام لیتے ہوئے کس طرح غیر متعلقہ معاملات اٹھاتے ہوئے علمی دیانت کے منافی طرز اختیار کرتے ہیں۔ ان کی عربی دانی کی قابلیت جس طرح ان کے نامور نمونوں سے سامنے آتی ہے، اس کو کوئی اور مثال ابھی تک ہمارے سامنے نہیں ہے کہ وہ کس طرح جا بجا الفاظ کے غلط معنی اور کئی مقامات پر احادیث کے غلط ترجمے کر کے ایک افسوس ناک اور غلط روایت کے امین ہونے کا بھرپور ثبوت دے رہے ہیں۔ حکمت قرآن مارچ ۲۰۰۶ء میں اشاعت پذیر ان کے مقالے میں اٹھارویں حدیث کا ترجمہ انہوں نے جس طرح سے کیا ہے، اس پر افسوس کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے کہ اصل معاملہ کیا تھا اور حافظ محمد زبیر نے کیا سے کیا کر کے پیش کیا ہے۔ (ص ۱۹۰) اسی طرح نہ الفاظ کی دلالت سے نہ معانی کی دلالت سے، نہ ہی لغت کی شہادت سے ’جلباب‘ کا معنی وہ نکلتا ہے جو حافظ محمد زبیر نکالتے ہیں۔ (ص ۲۲۲) فضیل بن عباس والی روایت کا مکمل علمی تجزیہ (ص ۲۲۷) پڑھ کر ہمیں حافظ محمد زبیر کی علمی استعداد اور طرز استدلال سے جو آگاہی ہوتی ہے، اس پر فاعتر و ابا اولی الا بصار ہی کہا جاسکتا ہے۔ غلط تراجم، بودے استدلال، معانی میں تحریف، اور غیر متعلقہ معاملات اٹھانے کی روایت کے ساتھ ساتھ عربی لغت سے ناواقفی کے باعث اگر حافظ محمد زبیر، پروفیسر خورشید عالم کی طرف سے دیے گئے مشوروں کو قبول کر لیں اور آئندہ بحثوں میں زیادہ سنجیدگی اور محنت سے کام لیں تو اس مباحثے کا حق ادا ہو جائے گا۔

کتاب کے صفحات نمبر ۱۶۳، ۱۶۴ اور ۳۹۱ پر ایک ترکیب ’فحش غلطی‘ استعمال ہوئی ہے۔ یہ ایسا غلط العام بن چکا ہے کہ عموماً اس کو غلط سمجھا ہی نہیں جاتا۔ یہ ترکیب ہی غلط ہے، اصل لفظ ہے فاش غلطی۔ فاش کا مطلب ہے ظاہر، کھلا، آشکارا، صریح، جب کہ فحش کا مطلب ہے گالی، بے ہودہ بات، یا قابل شرم بات۔ ایک لفظ فاحش بھی ہے جس کا مطلب شرمناک، جسم، بھاری اور سخت ہے۔ لغت کی کتابوں میں فاش غلطی اور فاحش غلطی تو ان معنوں میں مستعمل ہیں جو ہمارے اہل قلم لکھنا

چاہتے ہیں، لیکن بخش غلطی کا تو مطلب ہی اور ہے۔

محمد احسن تہامی نے اس تمام علمی بحث کی ۱۷ اقساط کو ایک منظم ترتیب سے بے کم و کاست کتابی شکل میں محفوظ کر کے ارباب بصیرت کے حضور ایک فکری کاوش کے روپ میں پیش کر دیا ہے۔ ۲۱۲ صفحات پر پھیلا ہوا یہ علمی معرکہ اپنے اندر سیکھنے، سمجھنے، علم کو برتنے، پیش کرنے اور عمل کے نئے زاویے سمجھانے کا پورا التزام لیے ہوئے ہے۔ یہ کتاب دارالتذکیر کی اشاعتی روایت کی حسین تر صورت ہے۔ پروف ریڈنگ کا کامل التزام اس کو یادگار بنادینے کے لیے کافی ہے۔ ارباب بصیرت اس علمی کاوش سے ضرور استفادہ کریں۔

”جہاد، مزاحمت اور بغاوت“

اسلامی شریعت اور بین الاقوامی قانون کی روشنی میں“

اہم مباحث کے عنوانات

○ شریعت کے مستقل اور غیر مستقل احکام ○ دارالاسلام اور دارالحرب کی تقسیم ○ اسلامی ریاست اور دارالاسلام ○ بین الاقوامی قانون کی حجیت کا مسئلہ ○ بین الاقوامی قانون میں جنگ کا جواز ○ فریضہ دفاع کی وسعت اور اعانت کی حدود ○ اذن امام اور استطاعت کی بحث ○ غیر مسلموں کے ساتھ امن معاہدات ○ جنگی آداب کے متعلق بین الاقوامی قانون ○ جنگی آداب کے لیے معاہدات کی حجیت ○ جنگی آداب کے متعلق قواعد عامہ ○ مقتاتلین اور غیر مقتاتلین میں تمیز کا مسئلہ ○ عہد شکنی کی ممانعت اور جنگی چال کی اجازت ○ قیدیوں کے متعلق قانون ○ خودکش حملوں کی شرعی حیثیت ○ دہشت گردی: قانون اور شریعت کی روشنی میں ○ خانہ جنگی اور بغاوت کے متعلق بین الاقوامی قانون ○ خروج کی شرعی حیثیت ○ دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کی قانونی حیثیت ○ لال مسجد کا سانحہ اور حنفی فقہ

تصنیف: محمد مشتاق احمد

(اسٹنٹ پروفیسر قانون، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

صفحات: ۷۰۰۔ قیمت: ۵۰۰ روپے

ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، لگنی والا، گوجرانوالہ (03344458256)